باب الفتاویٰ

سوال: جمعہ کی ادائیگی سے کیا مقصود ہے جمعہ کب اور کہاں فرض ہوا اور اس کی ادائیگی کیلئے کتنے اشخاص کا ہونا ضروری ہے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب صادر فرمائیں۔

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على عباده الذى اصطفى امابعد فرضیت جمعہ کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ جمعہ کا مقصد کیا ہے؟ اور اس سے کونسی غرض وغایت اور ضرورت وابستہ ہے؟

دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ وہ کب اور کہاں فرض ہوا۔ تیسرا نکتہ بحث یہ ہے کہ اس کی ادائیگی کے لئے کتنے افراد اور اشخاص کا ہونا ضروری ہے۔

مقصد جمعہ :- جمعہ کی فرضیت کے سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ یاایھاالذین امنوا اذانودی للصلاة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکرالله (سورۃ جمعہ) اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو (پورے اہتمام کے ساتھ) نماز و خطبہ کے لئے بڑھو!

آیت مبارکہ میں تمام اہل ایمان سے خطاب ہے کہ یاد الٰہی کے لئے سرگرمی ومستعدی سے حاضر ہوں۔ اس میں بستی و شہر کی کوئی قید نہیں ہے جس جگہ اور جہاں بھی نماز باجماعت کا اہتمام ہوتا ہے اور جمعہ کے دن اذان دی جاتی ہے وہاں کے لوگوں کے لئے نماز جمعہ کے لئے حاضری ضروری ہے کیونکہ ذکر اللہ یعنی دین کے مسائل واحکام سے آگاہی دینی ضروریات کی تفہیم ہی کے مقصد کے لئے اسے مقرر کیا گیا ہے دین کے مسائل واحکام اور دین کے مقاصد و مطالب کا فہم انسان کی ضرورت ہے وعظ و تلقین کے بغیر سے واقفیت ممکن نہیں ہے اس لئے ہر ہفتہ میں ایک دن کا کچھ حصہ اس لئے مخصوص کر دیا ہے جس میں تمام افراد کا حاضر ہونا لازمی ہے تاکہ وہ دین کے مسائل سے آگاہ ہو سکیں باہمی تعارف کے ساتھ وہ مسلمانوں کے مسائل و مشکلات سے بھی روشناس ہوں اور اگر کسی کام کے

لئے اجتماعی جدوجہد کی ضرورت ہو تو اس کے لئے بھی انہیں تیار کیا جا سکے۔ اس لئے فرمایا "وذروا البیع" کہ اپنے تمام مشاغل و مصروفیات سے دست کش ہو جاؤ' ہر کام کاج کو چھوڑ دو' بیع کا مقصد صرف خرید و فروخت نہیں ہے بلکہ تمام مصروفیات و مشاغل اس میں داخل ہیں اس لئے اگلی آیت میں فرمایا "فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ" کہ جب نماز ادا ہو چکے تو اپنے کام کاج کے لئے زمین میں پھیل جاؤ' اور اللہ کا رزق تلاش کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تلاش رزق کے تمام مشاغل بند کر کے وہ آئے تھے اس لئے فرمایا کہ اب جاؤ اور اپنے اپنے کام کاج میں مصروف ہو جاؤ آیت کا یہ معنی نہیں کہ جمعہ صرف لین دین اور خرید و فروخت کرنے والوں کے لئے لازم ہے اور باقیوں کو اس سے چھٹی ہے کیا دین سے واقفیت کی ضرورت صرف شہر کے لوگوں یا خرید و فروخت کرنے والوں کو ہے دیہات کے لوگوں کو دینی مسائل اور مسلمانوں کے مسائل سے آگاہی کی ضرورت نہیں؟ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے "کل الناس یغدو فبائع نفسہ" (رواہ مسلم) ہر انسان گھر سے نکلتا ہے اور اپنے آپ کو مشغول کرتا ہے یہاں آپ ﷺ نے بائع کا لفظ استعمال فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کا مشغلہ و مصروفیت بیع ہے ایک جگہ آپ ﷺ کا فرمان ہے "الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم" جمعہ کے لئے جانا ہر بالغ پر لازم ہے۔

فرضیت جمعہ کا وقت و مقام:۔ امام دار قطنیؒ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کا حکم ہجرت سے پہلے مکہ میں آچکا تھا مکہ میں اس کا انتظام ممکن نہ تھا اس لئے آپ ﷺ نے مصعب بن عمیر کو مدینہ میں جمعہ کا انتظام کرنے کا حکم دیا۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ ج نمبر ۵ ص ۲۶۷' ۲۶۰)

اسی لئے آپ ﷺ کی ہجرت سے پہلے اسعد بن زرارہ نے مدینہ کے باہر ایک

جگہ اس کا انتظام کر دیا تھا۔ امام سیوطی فرماتے ہیں کہ آیت جمعہ اگرچہ مدنی ہے لیکن "الجمعة فرضت بمكه" جمعہ مکہ میں فرض ہوچکا تھا اکثریت کے نزدیک جمعہ کی فرضیت کا حکم مکہ میں نہیں بلکہ مدینہ میں نازل ہوا اور آیت جمعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب مسجد نبوی میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور ایک غلہ کے قافلہ کی آمد کی بنا پر لوگ آپ ﷺ کو خطبہ دیتے چھوڑ کر چلے گئے اگر یہی آیت فرضیت جمعہ کا باعث ہے تو ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب مسجد نبوی کی تعمیر ہوچکی تھی لیکن آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے بنو سالم بن عوف کی مسجد میں جمعہ پڑھایا' تو اگر جمعہ اس آیت کے نزول سے پہلے فرض نہیں تھا تو آپ ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر سے پہلے یہاں جمعہ کیوں پڑھایا۔

یہ اعتراض کہ آپ ﷺ نے قبا کے مقام پر قیام کے دوران جمعہ کیوں نہیں پڑھایا تو اسکے بارے میں یہ عرض ہے کہ

(۱) آپ ﷺ مسافر تھے اور وہاں آپ ﷺ کا قیام کا ارادہ نہیں تھا وہاں تو آپ ﷺ بعض ضروری مسائل کی خاطر رک گئے تھے۔

(۲) آپ جمعہ کے دن قبا سے مدینہ کی طرف چلے گئے تھے (ابن قیم لکھتے ہیں) بقول محمد بن اسحاق کہ "آپ ﷺ عمرو بن عوف کی بستی قبا میں سوموار سے جمعرات کے دن تک رہے' وہاں مسجد کی بنیاد رکھی' پھر وہاں سے جمعہ کے دن مدینہ کا رخ کیا اور جمعہ کے وقت بنو سالم بن عوف کے محلہ میں آگئے اور یہ آپ ﷺ کا مدینہ میں پہلا جمعہ تھا (زادالمعاد جلد ۱ صفحہ ۹۹)

ابن سعد نے اپنی طبقات میں یہ قول نقل کیا ہے کہ قالوا اقام رسول الله ﷺ بین عمرو بن عوف یوم الاثنین والثلاثاء والاربعاء والخمیس وخرج یوم الجمعه" کہ آپ ﷺ قبا میں سوموار سے

جمعرات تک ٹھہرے اور جمعہ کو وہاں سے رخت سفر باندھ لیا اسکے علاوہ زائد مدت کے قیام کے اقوال بھی ہیں تو اگر آپ ﷺ نے اثنائے سفر و مدینہ میں جمعہ پڑھایا تھا تو قبا میں پڑھایا ہوگا اسلئے امام سمہودی نے ایک قول نقل لیا ہے "انه كان يصلى الجمعته فى مسجد قباء فى اقامته هناك" کہ آپ ﷺ قبا میں قیام کے دوران وہاں جمعہ ادا فرماتے رہے۔ (وفاء الوفاء جلد نمبرا صفحہ ۱۸۳، حوالہ فتاویٰ علمائے اہلحدیث جلد نمبر ۵ صفحہ ۴۱)

مزید بر آں بقول ابن حزم کہ مدینہ دیہات کے مجموعہ کا نام تھا وہ اس وقت تک شہر نہیں بنا تھا اگر مدینہ شہر ہوتا تو قباء فناء مصر میں داخل ہوتا کیونکہ فناء مصر کا اندازہ ایک فرسخ یعنی تین میل تک ہے اور قباء کی مسافت اس سے کم ہے نیز مصر کی جو تعریف کی جاتی ہے وہ بھی اس وقت کے مدینہ پر صادق نہیں آتی مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان مصر کی تعریف کرتے ہیں "كل موضع له امير وقاض ينفذالاحكام ويقيم الحدود" ہر وہ جگہ جہاں کوئی امیر و قاضی ہو جو احکام نافذ کرے اور حدود قائم کرے۔

ظاہر ہے آپ ﷺ کے مدینہ قیام سے قبل نہ وہاں کوئی امیر اور قاضی تھا اور نہ ہی ابھی احکام وحدود کا نزول ہوا تھا پھر بنو سالم کے محلے میں جہاں آپ ﷺ نے جمعہ ادا فرمایا اس پر تو یہ تعریف کسی طرح صادق نہیں آتی۔

جمعہ کی ادائیگی کے لئے اشخاص:- اگر جمعہ کے لئے شہر کا ہونا ضروری ہے تو امام ابو حنیفہ جمعہ کے لئے یہ کیوں فرماتے ہیں کہ امام کے سوا تین آدمی کافی ہیں اور چالیس افراد سے زائد کی قید کسی نے بھی نہیں لگائی کیا ایک مصر جامع سے اتنے ہی افراد جمعہ کے لئے حاضر ہوں گے اگر جمعہ تین افراد کے ساتھ ادا ہو سکتا ہے تو پھر مصر جامع کی شرط لگانے کی ضرورت کیا ہے جبکہ آیت مبارکہ عام ہے اور عام احناف کے نزدیک قطعی اور یقینی ہوتا ہے اور خبرواحد سے اس میں تخصیص نہیں ہوسکتی۔ اور یہاں جس حدیث سے آیت کے

عموم میں تخصیص پیدا کی جا رہی ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جبکہ امام بیہقی حضرت لیث بن سعد سے نقل فرماتے ہیں "کل مدینة او قرية فيها جماعة امروا بالجمعة فان اهل مصر سوا حلها كانوا يجمعون الجمعة على عهد عمرو عثمان بامرهما وفيها رجال من الصحابه" امام لیث بن سعد فرماتے ہیں ہر شہر اور بستی میں جہاں مسلمانوں کی جماعت ہو وہاں جمعہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ مصر اور اس کے سواحل کے باشندے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دور میں ان کے فرمان سے جمعہ ادا کرتے تھے اور ان جگھوں میں صحابہ کرام بھی موجود تھے (فتح الباری جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۵۹)

فتح الباری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں لکھا "كان يرى اهل المياه بين مكة والمدينة يجمعون فلايعيب عليهم" کہ ابن عمر مکہ و مدینہ کے مابین واقع پانی کی جگھوں پر واقع لوگوں کو جمعہ ادا کرتے دیکھتے تھے اور ان پر اعتراض نہیں فرماتے تھے۔ حافظ ابن حزم لکھتے ہیں "ابن عمر كان يمر على المياه وهم يجمعون فلاينهاهم عن ذالك" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پانیوں سے گزرتے اور وہ وہاں کے لوگ جمعہ پڑھاتے اور ان کو روکتے نہیں تھے اسی طرح عمر بن عبدالعزیزؒ "كان يامر اهل المياه ان يجمعوا ويامر اهل كل قرية فلاينتقلون بان يوم عليهم اميريجمع بهم" وہ اہل میاہ کو جمعہ ادا کرنے کا حکم دیتے اور وہ بستی جہاں لوگ اقامت پذیر ہوں ان پر امیر مقرر کرنے کا حکم دیتے جو ان کو جمعہ پڑھاتے۔ (المحلی جلد نمبر ۵ صفحہ ۵۲)

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمعہ کے بعد سب سے پہلا جمعہ قبیلہ عبدالقیس نے بحرین کی ایک بستی جواثی نامی میں ادا کیا تھا اور حضرت عمرؓ نے اہل بحرین کو لکھا تھا "ان جمعوا احيث ما كنتم" کہ تم جہاں بھی آباد ہو وہاں جمعہ ادا کرو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر نقل وعقل کی روشنی میں تقلید کے بندھن سے آزاد ہو کر سوچا جائے تو یہ بات واضح ہو جائیگی کہ دیہات میں جمعہ کی نماز کی ادائیگی ضروری ہے کیونکہ وہاں شہروں کے مقابلے میں تعلیم کے مواقع کم ہیں اسلئے شہروں کی نسبت وہاں جہالت زیادہ ہے کیونکہ شہری لوگ تو دینی مسائل سے کچھ نہ کچھ واقفیت اخبارات ورسائل اور مجلات سے بھی حاصل کرسکتے ہیں جبکہ دیہاتی باشندوں کیلئے یہ سہولت بھی عام نہیں ہے۔

اہلحدیث کی امتیازی مسائل پر مشتمل اشتہارات مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام اہلحدیث جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہارات مفت زیر تقسیم ہیں۔

1۔ سورۃ الفاتحہ خلف الامام
2۔ اثبات رفع الیدین
3۔ آمین بالجہر
4۔ نماز پڑھو
5۔ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت
6۔ کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں۔
7۔ بے نماز کا انجام

اشتہارات کا مکمل سیٹ اس شرط اور وعدے پر مفت بھیجا جائے گا کہ ان کو فریم کروا کر مساجد و دیگر پبلک مقامات پر آویزاں کیا جائے گا تاکہ استفادہ عام ہو سکے۔

منجانب: محمد یٰسین راہی ناظم ادارہ تبلیغ اسلام اہلحدیث جام پور ضلع راجن پور ☎ 06419-218